REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

جلد ۴۷/۱۲ ‖ ۱۰ احسان ۱۳۳۷ ہش ۱۰ جون سنہ ۱۹۵۸ء ‖ نمبر ۱۳۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

مری ۷ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

استنبول میں برطانیہ اور یونان کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرہ

قبرص کے دارالحکومت نکوسیا میں یونانیوں اور ترکوں کے درمیان خوفناک فسادات کا ردِ عمل

استنبول ۹ جون۔ کل قبرص کے دارالحکومت نکوسیا میں یونانیوں اور ترکوں کے درمیان خوفناک فسادات کا ترکی کے شہر استنبول میں شدید ردِ عمل ظاہر ہوا وہاں فسادات کی خبر موصول ہوتے ہی ترک نوجوانوں نے ہزاروں ہزار کی تعداد میں جمع ہو کر برطانیہ اور یونان کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے قبرص کی تقسیم کا مطالبہ کرتے ہوئے آرچ بشپ مکاریوس کا پتلا بھی جلا دیا۔ اس سلسلہ میں ایک عظیم جلسہ بھی منعقد کیا گیا جس میں تقریباً دو لاکھ ترکوں نے شرکت کی۔ جلسہ سے خطاب کرنے والوں میں قبرص کے ترک لیڈر ڈاکٹر فاضل کوچک بھی شامل تھے۔ حکام نے احتیاطی اقدامات کے طور پر شہر میں جگہ جگہ ٹینک اور فوج کے دستے متعین کر دیئے ہیں۔ تا کہ کوئی ناخوشگوار صورتِ حال رونما نہ ہو سکے۔ ترکی کے دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا کہ حکومت ترکی قبرص کو تقسیم کرانے کا تہیہ کر چکی ہے۔ تقسیم کے سوا اسے اور کوئی حل قابل قبول نہیں ہوگا۔

یاد رہے نکوسیا میں ترکوں کے ایک دفتر اطلاعات کے سامنے ایک بم پھٹنے کے بعد فسادات شروع ہوئے تھے اس کے نتیجہ میں ترک مظاہرین اور یونانیوں کے درمیان زبردست جھڑپیں ہوئیں۔ جن میں دو اشخاص ہلاک اور دس مجروح ہوئے شہر میں متعدد دکانیں جلا دی گئیں۔ قبرص کی تاریخ کے ان خوفناک ترین فرقہ وارانہ فسادات کے بعد کل سارا دن مسلح برطانوی دستے گشت کرتے رہے۔

ترک اور یونانی آبادیوں کے درمیان خاردار تار بچھا دیئے گئے ہیں تا کہ فریقین میں مزید تصادم نہ ہونے پائے۔ رائٹر کی اطلاع کے مطابق نکوسیا میں کاروں پر خشت باری کی گئی۔ اور مظاہرین نے پندرہ مقامات پر آگ لگا دی۔ آگ لگانے کی وارداتیں ترک علاقہ میں بھی ہوئیں۔

عوام کو ووٹ دینے کے طریقے سے آگاہ کرنے کے لئے الیکشن کمیشن کی مہم

فلم، پوسٹر، پمفلٹ اور کتابیں تیار کی جائیں گی

کراچی ۹ جون۔ پاکستان الیکشن کمیشن نے عوام کو ووٹ دینے کے طریقے کی تعلیم دینے کے لئے ایک ہمہ گیر مہم شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے تحت فلم، پمفلٹ، پوسٹر اور کتابیں تیار کی جائیں گی ــــ لوگوں کو عام انتخابات کے مختلف مراحل سے آگاہ کرنے کے لئے ایک ہزار فٹ لمبی فلم تیار کی جا رہی ہے۔ جو اس سال اگست تک تیار ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ عوام میں انتخابات سے دلچسپی اور ووٹ دینے کا شوق پیدا کرنے کیلئے پوسٹر اور پمفلٹ بھی تیار کئے جا رہے ہیں۔ جن کے ذریعہ لوگوں کو ووٹ دینے کے قواعد اور طریق کار سے آگاہ کیا جائے گا۔

انتخابی افسروں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے بھی کتابچے مرتب کئے جا رہے ہیں اس کے علاوہ کمیشن ایک جامع کتاب بھی شائع کرنے والا ہے۔ جس میں انتخابات کے متعلق آئینی اور قانونی دفعات کی وضاحت کی جائے گی۔ اور سادہ زبان میں ووٹ دینے کے طریقے کی وضاحت کی جائے گی۔

وزیر اعظم کراچی پہنچ گئے

کراچی ۹ جون۔ مغربی پاکستان کے دس روزہ دورے کے بعد وزیر اعظم ملک فیروز خاں نون کل شام کراچی واپس پہنچ گئے۔ ریلوے سٹیشن پر اخباری نمائندوں نے آپ سے دریافت کیا کہ آیا مرکزی کابینہ میں توسیع کا کوئی امکان ہے ملک نون نے [illegible]

بھارت اور پاکستان کے افسروں کی کانفرنس

نئی دہلی ۹ جون۔ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ فاضلکا کے حالیہ سرحدی تصادم پر غور کرنے کے لئے پاکستان اور بھارت کے افسروں کی کانفرنس آج ۹ جون کو ہو رہی ہے ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ جالندھر اور ملتان کے کمشنروں کی یہ کانفرنس سرحد کے قریب سلیمانکی کے مقام پر منعقد ہوگی۔ بھارتی اطلاعات کے مطابق اس سرحدی تصادم میں بھارتی پولیس کے سات ارکان ہلاک ہوئے تھے

باغیوں کے خلاف لبنانی فوج کی کارروائی

بیروت ۹ جون۔ لبنان کی سرکاری فوج نے کل شمالی لبنان میں باغیوں کے حملے کو چھ گھنٹے کی جنگ میں ناکام بنا دیا۔ اس جنگ میں باغیوں کو زبردست جانی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

ایران کے لئے خشکی کا راستہ بند

کراچی ۹ جون۔ ایک اعلان کے مطابق ایران تک خشکی کا راستہ بند ہو گیا ہے۔ لہٰذا ایران اور عراق جانے کے خواہشمند زائرین کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ اس وقت تک کوئٹہ نہ جائیں جب تک انہیں ایران تک سفر کی سہولتوں کا یقین نہ ہو جائے۔ مزید اطلاع تک خشکی کے راستہ سفر کرنے والوں کو زرمبادلہ بھی نہیں دیا جائے گا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۷؍جون ۱۹۵۸ء

بھارت میں مساجد کے جھگڑے

آجکل بھارت میں بعض متعصب ہندو یہ فتنہ اٹھا رہے ہیں کہ بعض مساجد کو یہ کہہ کر کہ پہلے یہاں ہندو مندر تھے۔ دوسرے مسلمان بادشاہوں نے وہاں زبردستی مساجد تعمیر کر لی تھیں۔ اس لئے یہ مساجد ہندوؤں کو دی جائیں یا کم از کم انہیں از سرِ نو مندروں میں تبدیل کر لیں۔ چنانچہ "ریاست دہلی" جس کا ایڈیٹر مذہب کے متعلق آزاد خیالات رکھتا ہے اپنی اشاعت ۲ جون میں رقمطراز ہے۔

"ہندو مہاسبھا اور جن سنگھ ہندوستان میں دو ایسی فرقہ پرست جماعتیں ہیں جن کی زندگی کا واحد مقصد مذہب کے نام پر ہندوؤں کو اکٹھا کرنا اور ہندوستان کی موجودہ سیکولر گورنمنٹ کو رسوا کرنا ہے۔ تاکہ اس قومی گورنمنٹ کا خاتمہ ہو اور یہ فرقہ پرست ہندو ملک میں ہندو راج قائم کر سکیں۔ چنانچہ یہ ہندو فرقہ پرست جماعتیں ایک طویل عرصہ سے اس کوشش میں ہیں کہ گڑے مردے اکھاڑ کر اور مندروں کے نام پر ملک میں فتنہ و فساد اور موجودہ گورنمنٹ کے خلاف نفرت و حقارت پیدا کریں۔ پہلے تو انہوں نے متھرا کی ایک مسجد پر قبضہ کرنے کا اعلان کیا اور پبلک سے یہ کہا گیا کہ اس مسجد کی زمین والی جگہ پر ایک مندر تھا جہاں کرشن جی پیدا ہوئے۔ اور یہ مسجد ہندوؤں کو واپس ملنی چاہیئے۔ اس کے بعد بنارس کی ایک مسجد کو حاصل کرنے کی کوشش کی گئی جس کے متعلق ان کا دعوےٰ ہے کہ اورنگ زیب نے ایک مندر کو گرا کر یہاں مسجد کی تعمیر کی۔ اور اب لکھنؤ میں ایک مسجد پر ستیہ گرہ کرنے کا اعلان کیا گیا جس کے باعث ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو وہاں دفعہ ۱۴۴ نافذ کرنا پڑی۔ اور ہندوؤں کا دعوے ہے کہ یہ مسجد بھی ہندوؤں کے مندر کی جگہ پر ہے" (ریاست دہلی ۲ جون)

اس سے قبل اسی مضمون میں ریاست لکھتا ہے۔

"انگریزوں کے زمانہ میں بھی مساجد مندروں اور گوردواروں کی ملکیت ملک میں فتنہ و فساد پیدا کرنے کا باعث ہوا کرتی تھی۔ اور پبلک کو یاد ہوگا کہ مسجد شہید گنج لاہور کے باعث مسلمانوں اور سکھوں کے تعلقات انتہائی کشیدہ ہوگئے تھے اور احراریوں اور اکالیوں نے پبلک میں ہردلعزیزی حاصل کرنے کے لئے اس فتنہ کو ذریعہ ایجی ٹیشن بنالیا اور آخر یہ مسئلہ پریوی کونسل تک گیا جس نے فیصلہ سکھوں کے حق میں کیا۔ اور یہ دلچسپ واقعہ ہے کہ اکالی لیڈر اس ایک مسجد شہید گنج سے تو دستبردار ہونے کے لئے تیار نہ تھے۔ اور اس راہ میں تمام کی تمام سکھ قوم کو قربان کر دینے کے دعوے کئے جاتے تھے۔ مگر بعد میں جب پاکستان قائم ہوا۔ تو یہ اکالی لیڈر پاکستان کے اپنے تمام گوردواروں کو ہی چھوڑ کر ہندوستان بھاگ آئے اور ان میں سے ایک بھی ایسا نہ نکلا جو ان گوردواروں کی حرمت یا حفاظت کے لئے وہاں رہتا یعنی مذہبی فتنہ پرداز اگر مساجد گوردواروں اور مندروں کے نام پر ایجی ٹیشن کرتے ہیں۔ تو ان مذہبی معابد کی قدوسیت اور توقیر سے متاثر ہو کر نہیں بلکہ ایجی ٹیشن پیدا کرنے کے لئے کیونکہ ہندوستان کی پبلک مذہب کے نام پر جلدی بے وقوف بنائی جا سکتی ہے۔"

(ریاست دہلی ۲؍جون)

آخر میں "ریاست" رقمطراز ہے کہ

"مساجد اور مندروں کی اس فتنہ پردازی کے سلسلہ میں یہ واقعہ بہت دلچسپ ہے کہ ہندوستان میں اس وقت لاکھوں مسجدیں ایسی ہیں جہاں کسی شخص نے بھی کبھی نماز نہیں پڑھی۔ اور یہ مسجدیں کبوتروں کا مسکن ہیں۔ اور یہی حالت مندروں کی ہے۔ لاکھوں مندر ایسے موجود ہیں جہاں بھی کوئی عبادت نہیں ہوتی۔ اور ان میں جانور رہتے ہیں مگر یہ ہندو اور مسلمان پھر بھی ایک آدھ مندر یا مسجد کے مسئلہ پر لڑنے اور مارنے مرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ جبر صورت یہ ہو کہ نہ تو ہندو اپنے مندروں کی زمین سے دستبردار ہونے کے لئے تیار ہیں۔ اور مسلمان بھی مساجد سے محروم ہونا اپنی مذہبی حق تلفی سمجھتے ہیں۔ ان ایسی فتنہ پردازیوں کے ختم کرنے کی بہترین صورت یہ ہے کہ جہاں جہاں متنازع عبادت گاہیں ہوں وہاں سرکاری اہتمام میں لائبریریاں قائم کر دی جائیں۔ اور ان لائبریریوں کے استعمال کا ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کو حق حاصل ہو۔ گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ اس تجویز پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرے۔ تاکہ مندروں اور مساجد کی ملکیت کے فتنہ کا خاتمہ ہو اور فرقہ پرست ہندو اور مسلمان لیڈر معصوم و بے گناہ پبلک کو بے وقوف اور اپنے ہاتھوں میں آلہ کار نہ بنا سکیں"

(ریاست دہلی ۲؍جون)

ہمارے نزدیک وقت میں اس فتنہ کو ختم کرنے کے لئے جو "ریاست" نے جو تجویز پیش کی ہے۔ وہ نہ صرف ناقابل عمل ہے۔ بلکہ اس مرض کا صحیح علاج بھی نہیں کیونکہ اس طریق سے حکومت خود ایسے جرم کی مرتکب ہوتی ہے۔ جس کے انسداد کے لئے اسکو یہ مشورہ دیا گیا ہے۔ یہ درست ہے کہ بعض مساجد اور مندر ویران پڑے ہوئے ہیں جن کی نہ مسلمانوں کو پرواہ ہے اور نہ ہندوؤں کو لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر متنازعہ جگہوں کو لائبریریوں وغیرہ میں تبدیل کیا جائے گا۔ تو ایجی ٹیشن ختم ہو جائے گی۔ بلکہ ہمارے نزدیک تو حکومت خود مشکلات میں پھنس جائیگی۔ اور مندر کی صورت میں ہندوؤں اور مسجد کی صورت میں مسلمانوں کے جذبات کا رخ حکومت کے خلاف ہو جائے گا

ہمیں اس بات کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ اگرچہ یہ سچ ہے کہ بعض ہوشیار لوگ عوام کے مذہبی جذبات کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ یہ جذبات واقعی موجود ہیں۔ اسی وجہ سے تو ہوشیار لوگ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں بھارت اور پاکستان میں ابھی عوام کی ذہنیت اتنی بلند نہیں ہوئی۔ کہ وہ ان لوگوں کے فریب میں نہ آئیں۔ وہ تو سیدھی سادھی طرح اپنے جذبات سے مدہوش ہو کر ان کے آلہ کار بن جاتے ہیں اب اگر حکومت بھی عوام کے جذبات کو ٹھیس لگاتی ہے۔ تو ان لوگوں کو حکومت کے خلاف ایجی ٹیشن کرنے کا اور بھی زیادہ موقعہ ملتا ہے۔

مثلاً اس وقت بھارت میں کانگریس کی حکومت ہے مہاسبھائی اور جن سنگھی کانگرسی حکومت کے دشمن ہیں۔ اب اگر حکومت کسی مندر کو کسی اور پبلک کام کے لئے استعمال کرے گی تو مہاسبھائیوں اور جن سنگھیوں کو کانگرسی حکومت کے خلاف عوامی جذبات کو آلۂ کار بنانے کا نہایت موزوں موقعہ ہاتھ آئے گا اس لئے ریاست کی تجویز بجائے مفید ہونے کے اور بھی نقصان دہ ثابت ہوگی۔

سوال ہے کہ پھر اس فتنہ کو ختم کرنے کا کیا ذریعہ ہو۔ اس کا جواب سیدھا ہے کہ اس وقت کسی جگہ کی جو حالت ہے حکومت اس کی وہی حالت قائم رکھنے کی کوشش کرے۔ اور ایسی تمام کوششوں کو سختی سے دبا دے۔ جو خواہ کسی عذر پر کسی فرقہ کی طرف سے کسی موجودہ حالت میں تبدیلی کے لئے کی جائیں یعنی اگر کوئی یہ کہے کہ پہلے یہاں مندر تھا یا مسجد تھی۔ اور اس کو فلاں راجہ یا بادشاہ کے عہد میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ اس لئے اب اسے پہلی حالت میں لایا جائے۔ ایسے عذر کی بناء پر کسی کو نہ تو پروپیگنڈا کرنے کا حق ہوگا۔ اور نہ عدالتی چارہ جوئی کی جا سکے گی۔ حکومت کی طرف سے یہ اعلان کر دیا جائے۔ کہ آزادی ملک کے وقت جس مقدس مقام کی جو حالت تھی وہی آئندہ بھی قائم رکھی جائیگی۔ یہی طریق اختیار کر کے ایک جمہوری حکومت ملک میں امن قائم رکھ سکتی ہے ٭

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک عظیم الشان کارنامہ

(خورشید احمد)

احمدیت کا مؤقف اور مخالفین احمدیت

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی تجدید و احیاء کے لئے جو مسلک اور مؤقف اختیار فرمایا اس کے صحیح اور درست ہونے کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ آج آپ کے مخالفین بھی اُنہیں اپنانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ یوں زبان سے بے شک وہ آپ سے شدید مخالفت اور عناد کا اظہار کریں لیکن عملاً ان کے لئے آپ کے پیش فرمودہ حقائق کے آگے سر تسلیم خم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں رہا۔ اس کی ایک واضح مثال عقیدہ ناسخ و منسوخ کے متعلق غیر احمدی علماء کا رد دیہ ہے۔

عقیدہ ناسخ و منسوخ

عامۃ المسلمین کو آج اگر یہ بتایا جائے تو یقیناً یہ امران کے لئے ایک عجوبہ سے کم نہیں ہوگا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل قریباً تمام مسلمان علماء کا یہ عقیدہ تھا کہ خدا تعالیٰ کے آخری، مکمل، جامع اور عالمگیر پیغام یعنی قرآن مجید کی متعدد آیات منسوخ ہو چکی ہیں اور ان پر عمل کرنا اب حرام قرار پا چکا ہے۔ اس عقیدہ پر اُنہیں اتنا یقین اور اصرار تھا کہ انکے نزدیک قرآن پاک کے ایک حصے کو نعوذ باللہ متروک اور ناقابل عمل یقین کئے بغیر قرآن کی تلاوت کرنا ہی حرام تھا۔

علماء اور محدثین اُمت کا مسلک

یہ عقیدہ موجودہ نسل کے مسلمانوں کے نزدیک واقعی بڑا حیرت انگیز، عجیب و غریب، سراسر باطل اور ناقابل فہم ہے۔ لیکن بڑے بڑے علماء، محدثین اور بزرگان اُمت کی کتب آج بھی موجود ہیں جو اس امر پر شاہد ہیں کہ ان میں سے اکثر قرآن کریم کی بعض آیات کے منسوخ ہونے کے شدومد سے قائل تھے

چنانچہ امام ابن حزیمۃ الفارسی نے جب اس عقیدہ کی تائید میں ایک کتاب "الموجز فی الناسخ والمنسوخ" لکھی تو اس کے آخر میں انہوں نے بتایا کہ ان کی یہ تصنیف محض ان کے ذاتی خیالات کی ترجمان نہیں ہے بلکہ انہوں نے اُمت کے متعدد بزرگوں، اماموں اور قاریوں کی ۷۵ کتابوں کا خلاصہ اپنی تصنیف میں بیان کیا ہے۔ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں:۔

"تم الکتاب وھو مستخرج من خمسۃ و سبعین کتاباً من کتب الائمۃ المقربین رحمۃ اللہ علیھم"

یعنی یہ کتاب جو اب اختتام پذیر ہوئی ہے اُمت کے اماموں اور قاریوں کی ۷۵ کتب کے خلاصہ پر مشتمل ہے۔"

عقیدہ ناسخ و منسوخ کی تعریف

حضرت امام محمد بن حزمؒ نے عقیدہ ناسخ و منسوخ کی تعریف یوں کی ہے:۔

"المعروف فی النسخ فی القرآن ھو ابطال الحکم من اثبات الخط فی الکتاب ان تکون الآیۃ المنسوخۃ ثابتۃ فی التلاوۃ الا ان المنسوخۃ لا یعمل بھا۔" (ناسخ و منسوخ صفحہ ۱۳۶)

یعنی قرآن مجید میں منسوخ آیات کا مطلب یہ ہے کہ ایک آیت قرآن میں لکھی جا چکی ہے لیکن وہ اب قابل عمل نہیں رہی۔ اس کی تلاوت تو کرنی چاہیئے لیکن اس پر عمل ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ آیت منسوخ ہو چکی ہے۔ اور اس کا حکم اب باطل ہو گیا ہے۔" (نعوذ باللہ)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ علماء کے نزدیک منسوخ آیت کے معنے یہ ہیں کہ ایک آیت خدا تعالیٰ نے نازل کی، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے قرآن مجید میں درج فرمایا، آپ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اس کی تلاوت کرتے رہے اور اب بھی اس کی تلاوت ہوتی ہے لیکن اس پر عمل کرنا اب ممنوع قرار پا چکا ہے۔ کیونکہ وہ آیت منسوخ ہو جانے کی وجہ سے اب قابل عمل نہیں رہی۔

اس عقیدہ کے بغیر تلاوت قرآن کو منسوخ قرار دے دیا گیا

علماء کے نزدیک یہ عقیدہ اتنی اہمیت رکھتا تھا کہ جو لوگ منسوخ شدہ آیات کو نہ جانتے ہوں ان کے لئے انہوں نے قرآن مجید کا پڑھنا بھی منسوخ قرار دیدیا۔ چنانچہ حضرت ابن حزیمہ لکھتے ہیں:۔

"جاننا چاہیئے کہ کسی شخص کو قرآن پڑھنا جائز نہیں جب تک کہ وہ ناسخ و منسوخ کو نہ جانتا ہو۔ کیونکہ اگر وہ ناسخ و منسوخ کو نہ جانتا ہوگا تو حرام کو حلال قرار دیگا اور حلال کو حرام۔ جائز کو ناجائز قرار دے گا اور ناجائز کو جائز۔"

حضرت امام ابو القاسمؒ بھی اس کی تائید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ فتویٰ بالکل درست ہے اسلئے کہ اگر کوئی شخص ناسخ و منسوخ کو نہ جانتے ہوئے لوگوں کو قرآن سنائے گا تو امر کو نہی کے ساتھ اور جائز کو ناجائز کے ساتھ ملا دیگا۔"

حضرت ابن حزیمہؒ کے نزدیک اس عقیدہ کو نہ ماننے والا خدا تعالیٰ سے دُور ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

"ملحد کہتے ہیں کہ قرآن میں ناسخ و منسوخ نہیں ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو یہود کے مشابہ ہوئے۔ حق سے روکنے والے بنے اور اللہ پر افتراء کرنے کی وجہ سے راندۂ درگاہ الٰہی ہوئے۔"

(الموجز۔ صفحہ ۲۶)

سلف و خلف کا اتفاق

یہ عقیدہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل کتنا عام تھا۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اہل حدیث علماء نے اپنی حمائل فوائد اللغیہ میں لکھا ہے کہ:۔

"نسخ منجملہ مقدورات الٰہی کے ہے انکار کہ ناسخ کا انکار کرنا قدرت کا ہے۔ سارے اہل اسلام سلف و خلف اس بات پر متفق ہیں کہ نسخ ثابت ہے۔" (صفحہ ۲۷)

منسوخ شدہ آیات کی تعداد

منسوخ شدہ آیاتِ قرآنیہ کی تعداد کے متعلق علماء میں اختلاف رہا ہے۔ چنانچہ بعض علماء نے ان کی تعداد پانچ سو سے بھی متجاوز بتائی ہے جیسا کہ حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں:۔

"عدد آیاتِ منسوخہ بپانصد رسانیدہ اند و اگر نیک نگاہ فی غیر محصور است۔"

(الفوز الکبیر)

یعنی علماء نے منسوخ شدہ آیات کی تعداد پانچ سو تک بیان کی ہے۔ اگر مزید تحقیق اس بارے میں کی جائے تو بے شمار آیات منسوخ شدہ قرار دی جا سکتی ہیں۔"

امام ابن سلامہ کے نزدیک ۶۳ سورتوں میں منسوخ شدہ آیات موجود ہیں۔ اور انہوں نے لکھا ہے کہ آیت فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموھم کی آیت نازل ہونے کے بعد قرآن کریم کی وہ ۱۲۴ آیات منسوخ ہو گئی ہیں جن میں اخلاق، محبت، نرمی اور بردباری کے ساتھ تبلیغ اسلام کی تلقین کی گئی تھی اور دین کے معاملہ میں جبر کو ناجائز قرار دیا گیا تھا۔ علامہ سیوطی نے بیس آیات کو منسوخ قرار دیا (اتقان جلد ۲ صفحہ ۲۳)

حضرت سید ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان آیات کو تطبیق دینے کی کوشش کی جنہیں منسوخ شدہ سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ آپ نے بہت سی آیات کی ایسے رنگ میں تشریح فرمائی جس سے وہ منسوخ شدہ آیات کے زمرہ سے نکل سکیں۔ تاہم پانچ آیات قرآنیہ کو آپ نے بھی منسوخ شدہ قرار دیا۔ چنانچہ آپ نے تحریر فرمایا:۔

"علیٰ ما حررنا لا یتعین النسخ الا فی خمس آیات۔"

(الفوز الکبیر)

یعنی اگر قرآنی آیات کو تطبیق دینے کی کوشش کی جائے تو میرے نزدیک صرف پانچ آیات منسوخ شدہ رہ جاتی ہیں۔

مندرجہ بالا حوالوں سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید کی بعض آیات کو منسوخ سمجھنے کا باطل اور سراسر خلاف اسلام عقیدہ کس طرح مسلمانوں میں رائج ہو چکا تھا۔ حتیٰ کہ بقول اہل حدیث

سارے اہل اسلام سلف و خلف اسبات پر متفق ہو چکے تھے کہ نسخ ثابت ہے

بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ان حالات میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ احیائے اسلام کے لئے مبعوث ہوئے۔ اور آپؑ نے اپنے دعوے کو پیش کرتے ہوئے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالےٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحت عام کے لئے خاص کر کے بغرض اعلائے کلمۂ اسلام و اشاعت نور حضرت خیرالانام اور تائید مسلمانوں کے لئے نیز ان کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا۔۔۔۔ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے"۔

(فتح اسلام)

حضرت مسیح موعودؑ کا عظیم الشان کارنامہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کرنے کے لئے جو عظیم الشان کارنامے سرانجام دئے ان میں سے ایک اہم کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے ناسخ و منسوخ کے اس خود ساختہ عقیدہ کی حقیقت واضح کی۔ اور اعلان فرمایا۔ کہ

"حقیقی نسخ اور حقیقی زیادت قرآن پر جائز نہیں کیونکہ اس سے اس کی تکذیب لازم آتی ہے"۔ (الحق لدھیانہ ص۹۱)

"ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیلی یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے"

(ازالہ اوہام حصہ اول ص۵۹)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اعلان پر علمائے کرام کے حلقہ میں کھلبلی مچ گئی۔ ان میں اکثر حیرانی اور تعجب کا اظہار کرنے لگے کہ یہ ہو کس طرح سکتا ہے۔ کہ قرآن مجید کی بعض آیات کو منسوخ نہ سمجھا جائے۔ دراصل چونکہ یہ لوگ قرآن پاک پر تدبر اور غور نہ کرتے تھے اور حقائق و معارف کے ان مخفی خزانوں سے بےخبر تھے۔ جو اس پاک کتاب کے اندر مستور تھے اس لئے انہیں قرآن مجید کی جن دو آیات میں بھی کچھ تضاد نظر آتا وہ سوچے سمجھے بغیر ان میں سے ایک کو ناسخ اور دوسری کو منسوخ قرار دید یتے۔ حالانکہ اگر وہ ان آیات کے سیاق و سباق پر غور کرتے اور اس یقین و ایمان کے ساتھ غور کرتے کہ قرآن مجید کا ایک ایک لفظ حقائق و معارف اور بلند روحانی نکات پر مشتمل ہے تو ان کی الجھن دور ہو جاتی اور وہ تضاد دفع ہو جاتا جو بظاہر انہیں نظر آتا تھا۔

منسوخ سمجھی جانیوالی آیات کی پُر معارف تفسیر

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف اس اعلان پر ہی اکتفا نہ کیا۔ بلکہ جن آیات کو علماء منسوخ قرار دیتے تھے۔ ان میں سے ایک ایک کو لے کر اس کی ایسی پر معارف تفسیر بیان فرمائی کہ پڑھ کر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اور دل اس یقین سے لبریز ہو جاتا ہے۔ کہ واقعی قرآن مجید خدائے علیم و خبیر کا ابدی کلام ہے جس میں اختلاف اور تضاد کا ہونا ناممکن اور قطعی ناممکن ہے۔

قرآن مجید میں تضاد کا تصور

قرآن پاک میں تضاد کا تصور اور پھر اس تصور کی بناء پر اس کی بعض آیات کے منسوخ ہو جانے کا عقیدہ خدائے علیم کی کامل کتاب پر ایک خطرناک حملے کے مترادف تھا۔ خدا تعالےٰ کا تو یہ وعدہ ہے کہ وہ اس پاک کتاب کے لفظ لفظ کی خود حفاظت کرے گا۔ اور اسے ہمیشہ دنیا میں قائم رکھے گا۔ لیکن اس عقیدہ کے حاملین نے تو اس کی کسی ایک آیت کا بھی اعتبار نہ رہنے دیا کیونکہ اس عقیدہ کی موجودگی میں تو طبعی طور پر قرآن مجید کی ہر آیت پڑھتے وقت دل میں یہ وسوسہ اور شک گذرتا ہے کہ ممکن ہے یہ منسوخ ہو چکی ہو۔ پھر اللہ تعالےٰ نے تو قرآن کریم کے سچا ہونے کا یہ ایک معیار قرار دیا۔ کہ اس میں اختلاف اور تضاد ناممکن ہے لیکن اس عقیدہ کی رو سے مسلمانوں نے خود اس تضاد کو تسلیم کر لیا۔ بہرحال یہ وہ خطرناک عقیدہ تھا جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل مسلمانوں میں راہ پا چکا تھا۔ اور حق یہ ہے کہ یہ عقیدہ بھی انہی سراسر خلاف اسلام عقائد میں سے تھا۔ جن کی وجہ سے مسلمان کثیر تعداد میں مرتد ہو کر عیسائیت کی آغوش میں جا رہے تھے اور جو مرتد نہیں ہوئے وہ بھی کم از کم عیسائیت سے مرعوب ضرور ہو رہے تھے۔ اور ان کا اسلام اور قرآن پاک پر ایمان متزلزل ہوتا جا رہا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس عقیدہ کو قرآنی براہین کی تلوار کے ساتھ بیخ و بن سے اکھیڑ دیا اور ایسے انداز سے اس کا قلع قمع کیا کہ آہستہ آہستہ احمدیت کی مخالفت کرنے والے عناصر بھی اسے اپنانے پر مجبور ہو گئے۔ اور آج یہ کیفیت ہے کہ کوئی اس عقیدہ کا نام بھی نہیں لیتا۔ حتیٰ کہ نئی پود کو تو شاید یہ علم بھی نہ ہو کہ ان کے علماء اس عقیدہ کے حامل ہیں۔

اللہ تعالےٰ کی ہزاروں ہزار برکتیں ہوں عصر حاضر کے امام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جنہوں نے اس عقیدہ کی کامل تردید کر کے قرآن کریم کی عظمت و اہمیت کو پھر دنیا میں قائم کیا اور اپنے اس دعوے کو سچا کر دکھایا۔

"کہ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے"۔

ضروری اعلان

چندوں کے بقایا جات کی معافی یا شرح چندہ میں کمی کی درخواستوں کی منظوری کا کام نظارت بیت المال کے سپرد ہے۔ لیکن مشرقی پاکستان کی بعض جماعتیں اور احباب ایسی درخواستیں براہ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوا رہے ہیں۔ وہاں سے یہ تمام درخواستیں مناسب کارروائی کے لئے نظارت بیت المال میں بھجوا دی جاتی ہیں۔ اس طرح خواہ مخواہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا نہایت قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے۔

لہذا تمام جماعتوں اور احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ ایسی درخواستیں نظارت بیت المال کو بھجوائی جادیں۔ نظارت بیت المال ان درخواستوں پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں ہی فیصلے کرتی ہے اور ہمیشہ ہمدردانہ رویہ اختیار کرتی ہے۔ اگر کوئی جماعت نظارت بیت المال کے فیصلہ سے مطمئن نہ ہو تو نظارت علیا کی وساطت سے صدر انجمن احمدیہ میں اپیل کی جا سکتی ہے۔ اور اگر صدر انجمن احمدیہ کے فیصلہ سے بھی کسی جماعت کو اطمینان حاصل نہ ہو سکے۔ تو صرف اس صورت میں کوئی معاملہ حضور تک لے جانا چاہیئے۔ ورنہ ہر دوست کے لئے لازمی اور ضروری ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو سکے انتظامیہ اور دفتری معاملات میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا وقت ضائع کرنے سے پرہیز کرے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ایک بہتان کی تردید

جماعت احمدیہ کی طرف سے سیکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں لاکھوں دفعہ تقاریر اور لٹریچر کے ذریعہ یہ اعلان کیا گیا ہے ہم اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ سرورِ کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دورِ نبوت کو تا قیامت تصور کرتے ہیں۔ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ یہ اعلان فرما چکے ہیں کہ ؎

وَاللہِ اِنَّ مُحَمَّدًا کَرِ دَافَۃٌ
وَبِہِ الْوُصُوْلُ بِسُدَّۃِ السُّلْطَانٖ

ترجمہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے وزیر ہیں۔ ان کی غلامی کے بغیر اللہ تعالےٰ کے دربار تک رسائی نہیں ہو سکتی۔ لیکن افسوس ہے کہ پھر بھی مخالفین یہ الزام لگاتے چلے جاتے ہیں کہ جماعت احمدیہ نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دورِ عبوری کا نبی تصور کرتی ہے یہ ایک عظیم بہتان ہے جو ہم پر لگایا جاتا ہے۔ حال ہی میں اہلحدیث حضرات کے ہفت روزہ آرگن "الاعتصام" نے پھر لکھا ہے۔

"کیا اس حقیقت کے بعد قادیانی یا بہائی یہ کہنے میں حق بجانب نہیں ہوں گے کہ جبکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ عبوری دور تھا۔ اور اب حقائق کی تکمیل کا دور آ گیا ہے اور ذہنی طور پر بھی انسان اس قدر متفکر ہو گیا ہے کہ پرویز صاحب جیسے انسان اب اصل دین کو سمجھنے لگے ہیں۔ تو اس دور میں اصلی طور پر اصل اسلام کے احیاء کے لئے نبی کیوں نہ بھیجا جائے؟"

(محمد لطیف اللہ صاحب مدرس مدرسہ عربیہ جامعہ مسجد نیو ٹاؤن کراچی)

ہم مضمون نگار سے اس بات میں متفق ہیں کہ احادیث بیش بہا موتی ہیں ان کی ہمیں قدر کرنی چاہیئے۔ اور ہم سب سے بڑھ کر بفضلہ تعالےٰ ان کی قدر کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حدیثوں کے وجود سے اسلام "نورٌ علیٰ نور" بن گیا ہے۔ اور فرمایا:

"جو حدیث قرآن اور سنت کے خلاف نہ ہو اس کو بسر و چشم قبول کیا جائے۔ یہی صراط مستقیم ہے"

مگر مضمون نگار پرویز صاحب کو جو احادیث کے منکر ہیں جواب دیتے ہوئے ہماری طرف یہ منسوب کرتے ہیں کہ گویا ہم نعوذ باللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دورِ نبوت کو ایک عبوری دور تصور کرتے ہیں۔ اگر مضمون نگار کو ہمارے عقیدہ کا علم نہیں تھا تو مدیر صاحب تو اس سے ناواقف نہ تھے۔ ان کو چاہیئے تھا کہ وہ اس غلط بات کو مضمون سے نکال دیتے مگر انہوں نے ایسا نہ کر کے صحافتی ذمہ داری سے گریز کا ثبوت دیا ہے۔ اس غلط روش پر قطع نظر کرتے ہوئے ذیل میں جماعت احمدیہ کا بنیادی عقیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔

"ہمارا یہ ایمان ہے کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہے۔ اور بعد اس کے قیامت تک ان معنوں سے کوئی نبی نہیں ہے جو صاحب شریعت ہو یا بلاواسطہ آنحضرت صلعم وحی پا سکتا ہو۔ بلکہ قیامت تک یہ دروازہ بند ہے اور متابعت نبوی سے نعمت وحی حاصل کرنے کے لئے قیامت تک دروازے کھلے ہیں۔ وہ وحی جو اتباع کا نتیجہ ہے کبھی منقطع نہیں ہوگی مگر نبوت شریعت والی یا نبوت مستقلہ منقطع ہو چکی ہے۔"

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی صفحہ ۱۲)

محمد عیسےٰ ظفر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

اعلانِ نکاح

یہ خبر خوشی سے سنی جائیگی کہ سابق رکن ادارہ الفضل شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی ابن محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی کا نکاح نظیر صادقہ صاحبہ بنت محترم قریشی حبیب احمد صاحب علوی مرحوم کے ساتھ بعوض حق مہر ایک ہزار روپیہ محترم چوہدری اسداللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۵۸ء بروز اتوار بعد نماز عصر مسجد احمدیہ دہلی دروازہ میں پڑھا۔

ادارہ الفضل اس تقریب سعید پر محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے اور ہر دو کے نسل سے مثمر ثمرات حسنہ ثابت ہو۔ آمین

لائلپور شہر میں ایک تقریب

بشیر احمد صاحب آرچرڈ اور مسٹر ڈتلف خالد صاحب کی تقاریر

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لائلپور کے زیر اہتمام مورخہ ۲۹؍۵ کو ٹاؤن ہال لائلپور کے اندر ایک تقریب ہوئی۔ جس میں شہر کے معززین، وکلاء۔ کالجوں کے پروفیسر، طلباء اور تاجر صاحبان دو سو کے قریب موجود تھے ٹی پارٹی کے بعد تقاریر زیر صدارت شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت شہر لائلپور ہوئیں۔

تلاوت قرآن پاک کے بعد خالد صاحب نے اس موضوع پر تقریر کی کہ

"میں مسلمان کیوں ہوا؟"

اس مضمون پر مقرر موصوف نے دلآویز پیرایہ میں اسلام کی خوبیوں کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اسلام کے معنے ہی امن ہے اور دنیا جنگوں سے تنگ آ کر امن کی خواہاں ہے اور اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا میں امن اور صلح کا موجب بن سکتا ہے۔ میں نے اسلام کے متعلق جو باتیں سنی تھیں وہ ایک تعصب آمیز پراپیگنڈا تھا۔ اور جب مجھ پر اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوئیں تو میں کشاں کشاں اسلام کی طرف چلا آیا۔

مقرر موصوف کا طرزِ بیان خلوص سے پُر تھا۔ اور انہوں نے حالات کا تجزیہ دلنشیں اور دلچسپ پیرایہ میں کیا۔ سامعین نے ان کی تقریر کو ہمہ تن گوش ہو کر سنا۔

بعدہٗ مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے تقریر کی اور اپنے مسلمان ہونے کے حالات تبلیغی سرگرمیاں۔ مختلف ممالک میں احمدیہ مشنوں کے قیام پر روشنی ڈالی اور بیان کیا کہ اسلام کی تبلیغ دنیا میں اس وقت صرف احمدیہ جماعت ہی کر رہی ہے۔ اور دنیا کے گوشے گوشے میں اس کے مشن قائم ہو چکے ہیں۔ احمدی مبلغین نہایت کامیابی کے ساتھ کام سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کا خلوص ایثار قربانی ایک بے نظیر رنگ رکھتی ہے۔ یہ تقریر بھی نہایت دلچسپی کے ساتھ سنی گئی۔

تقاریر کے بعد صدر صاحب کی مختصر تقریر ہوئی اور یہ بابرکت تقریب ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہنے کے بعد اختتام پذیر ہوئی۔

جنرل سیکرٹری
احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن

امتحان تعلیم الہدیٰ معروف اختلافی مسائل

سابقہ اعلانوں کے مطابق امتحان مذکور انشاء اللہ ماہ رواں کے آخر میں ہوگا۔ جملہ خدام اچھی طرح تیاری کریں اور زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔ تاریخ کا اعلان انشاء اللہ جلد ہی کر دیا جائے گا۔

خدام مطلع رہیں کہ تعلیم الہدیٰ کا پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا ہے۔ اس کا دوسرا ایڈیشن کفایت اور وقت کی تنگی کے پیش نظر چارٹ کی صورت میں شائع کرا دیا گیا ہے جو مجالس کے مطالبہ پر بھجوایا جا رہا ہے۔ اس چارٹ کا عنوان "معروف اختلافی مسائل" ہے۔ اس نئے نام سے خدام کو غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے۔ اس چارٹ موسومہ "معروف اختلافی مسائل" میں تعلیم الہدیٰ کے مواد کو پیش کیا گیا ہے جو مذکورہ امتحان کے لئے کافی ہے۔

(مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ماہ مئی اور وکیل و ڈاکٹر حضرات

شوریٰ ۱۹۵۲ء میں کئے ہوئے وعدہ کے مطابق وکیل۔ ڈاکٹر اور دیگر پیشہ ور حضرات ماہ مئی کی آمد کا بیسواں حصہ مساجد ممالک بیرون کے لئے دفتر تحریک جدید کو بھجوانے پر مکلف ہیں۔ ماہ مئی گذر گیا ہے۔ ہمیں آپ کے عطیہ جات کا انتظار رہے

(قائمقام وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

ضروری اعلان

جو صاحب تحقیق حق کے لئے ربوہ آئیں یا بیرونی جماعتوں کے دوست انہیں ربوہ بھجوائیں وہ مقامی احمدی جماعتوں کے امیر یا سیکرٹری کا رقعہ لے کر آئیں تاکہ ان کے حالات سمجھنے میں مرکز کو کسی قسم کی دقت نہ ہو

ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ

مختلف مقامات پر یوم خلافت کے جلسے

کراچی

جماعت احمدیہ کراچی نے مرکزی اعلان کے مطابق مورخہ ۲۷ر مئی ۱۹۵۸ء کو یوم خلافت منایا۔ اس روز ۵ بجے شام احمدیہ ہال میں جماعت کا ایک جلسہ عام زیر صدارت مکرم کیپٹن سید افتخار حسین صاحب منعقد ہوا۔
جلسہ کا پروگرام مندرجہ ذیل تھا۔
۱۔ تلاوت کلام پاک
مرزا محمد لطیف صاحب چغتائی نے کی۔ شاہد منصور صاحب نسیم احمد صاحب اور جلال محمود صاحب نے نظمیں پڑھیں۔
مکرم مولوی عبد المجید صاحب۔ مکرم بابو اللہ داد صاحب اور مکرم مولانا عبد المالک خانصاحب نے تقریریں فرمائیں۔
مکرم مولوی عبد المجید صاحب نے ثابت کیا کہ خلافت کا نظام نبوت کی فرع ہے خلافت سے وابستگی مومنوں کو تمکنت بخشتی ہے۔ خدا تعالےٰ کی نصرت شامل حال رہتی ہے۔ نیز امام اپنی جماعت کے لئے ڈھال ہوتا ہے۔
آج خلافت کے طفیل ہی تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کے مراکز قائم ہیں جگہ جگہ مساجد بن رہی ہیں۔
مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم ہو چکے ہیں۔
مکرم اللہ داد خانصاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت کے حالات بیان فرمائے کہ کس طرح مومنوں کی ہمتیں خلافت کے قیام سے بندھ گئیں۔ آپ نے فرمایا کہ خلافت مومنوں کو ان کے اعمال صالح کے نتیجہ میں ملتی ہے۔
۱۹۲۳ء میں جب ٹرکی کی خلافت ختم ہوئی۔ تو ظفر علی خانصاحب ایڈیٹر زمیندار نے راولپنڈی کے جلسہ عام میں کہا کہ
"اگر ہم میں ایمان ہوتا اور اعمال صالح ہوتے تو ہم سے خلافت جیسی نعمت عظمیٰ کی اہلیت سلب نہ کر لی جاتی"
آپ نے قدرت ثانیہ کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر ساری احمدی قوم نے حضرت حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کو قدرت ثانیہ کا مظہر اول قبول کیا۔
مکرم مولانا عبد المالک خانصاحب نے سلسلہ خلافت کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ صحابہ کرام کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ صحابہ ہادی ہیں جو ان کی پیروی کرے گا۔ وہ نجات پا جائیگا آپ نے فرمایا کہ صحابہ کا پہلا اجماع خلافت پر ہوا۔
آپ نے تفصیل سے بتایا کہ پیشگوئیوں کے مطابق شخصی خلافت کا قیام ضروری ہے۔ آپ نے خلافت علیٰ منہاج نبوت والی حدیث کی لطیف تفسیر بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ خلافت کا نظام تمام نظاموں سے اعلیٰ ہے۔
آخر میں آپ نے خلافت کے متعلق اختلافات کے تمام واقعات کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے منکرین خلافت کی ریشہ دوانیوں کو بے نقاب کیا۔ اور بتایا کہ کس طرح یہ لوگ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کو تنگ کیا کرتے تھے۔
اس جلسہ میں تلاوت آیت استخلاف والے رکوع کی کی گئی نیز نظمیں بھی خلافت کے موضوع اور موقعہ کے مطابق پڑھی گئیں۔
مکرم آفتاب احمد صاحب بسمل کی نظم "خلافت" پانچ صد کی تعداد میں شعبہ اصلاح وارشاد و مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی طرف سے چھپوا کر تقسیم کی گئی
جلسہ کے اختتام پر صاحب صدر نے صدارتی تقریر میں فرمایا کہ خلافت ایک روحانی نظام ہے جسے دنیاوی نظام سے برتر و بالا سمجھنا چاہیئے۔ آخر میں آپ نے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ وعاجلہ و کام کرنے والی لمبی عمر کے لئے دعا کی تحریک کی۔
جلسہ بعد دعا برخاست ہوا۔
نوٹ: جلسہ کے موقعہ پر روشنی کا خاص انتظام کیا گیا تھا۔ احمدیہ ہال کے دروازے اور مینار برقی قمقموں سے جگمگا رہے تھے۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد کراچی)

ڈیرہ غازیخاں

"مورخہ ۲۷/۵/۵۸ کو بعد نماز عشاء زیر صدارت مولوی عبد القدوس صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت حافظ نظام الدین صاحب نے فرمائی اور نظم حافظ عبد الحق صاحب نے پڑھی بعدہٗ منظور احمد صاحب ساجد معلم وقف جدید نے تقریر کی حاجی عبد القادر صاحب پریذیڈنٹ بستی سہرانی نے اپنی تقریر میں برکات خلافت کو واضح کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے کلام محمود سے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مولوی عبد المنان صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ نے اپنی تقریر میں خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات اور فوائد پر روشنی ڈالی۔ اور خلافت کی برکات سے فائدہ اٹھانے کی تلقین فرمائی۔
قرب وجوار کی بستیوں میں سے بہت سے غیر احمدی احباب نے بھی شرکت کی اس کے علاوہ جماعت ہائے احمدیہ بستی سہرانی۔ گل گھوٹو۔ اور بستی رنداں کے جملہ انصار۔ خدام۔ اطفال اور مستورات بھی شریک جلسہ ہوئے۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر اور روشنی کا خاطر خواہ انتظام تھا
جلسہ کے جملہ انتظامات کو مکمل کرنے میں سید محمد احسن صاحب کلانوری نے نمایاں حصہ لیا جزاھم اللہ
جلسہ بعد دعا بخیر وخوبی ختم ہوا۔ الحمد للہ

خاکسار
خیر محمد نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخان

ملتان چھاؤنی

جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی کی طرف سے مورخہ ۲۷/۵/۵۸ کو یوم خلافت کے سلسلہ میں ایک جلسہ زیر صدارت مکرم ملک عمر علی اختر صاحب بی اے رئیس ملتان کی کوٹھی پر منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد صاحب صدر کی تقریر کے علاوہ مکرم چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت۔ مکرم نور احمد صاحب عابد اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ مکرم چوہدری اکرام اللہ صاحب نے خلافت کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ کے مطبوعہ ارشادات پڑھ کر سنائے۔ مکرم عابد صاحب نے بتایا کہ نظام خلافت کی برکات کی وجہ سے ہمیشہ روحانی جماعتیں ترقی کرتی ہیں وسیع نظام تبلیغ اس پر شاہد ہے۔ آپ نے احباب جماعت کو خلافت کی طرف سے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ خلیفہ وقت کی اطاعت محض اس کا نام نہیں کہ جو احکام براہ راست خلیفۃ المسیح کی طرف سے جاری ہوں ان پر تو عمل کیا جائے لیکن ان کے نمائندگان یا جماعت کے عہدہ داران کی اطاعت کما حقہٗ نہ کی جائے بلکہ یہ بھی نظام خلافت کے ہی اجزاء ہیں! و رجز کی حفاظت ہی کل کی حفاظت کی ضامن ہے۔ بعدہٗ خاکسار نے نظام خلافت کو روحانی نظام کی بنیاد کے طور پر پیش کیا اور بتایا کہ جو نظام خلافت سے دور ہے وہ خدا تعالیٰ کو قبول نہیں۔ ازاں بعد صاحب صدر نے تقریر فرمائی اور بتایا کہ خلافت بہت بڑی نعمت ہے ہمیں دل سے اس کی قدر اور حفاظت کرنی چاہیئے۔ دعا کے بعد جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار
(عبد اللطیف سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی)

بشیر آباد اسٹیٹ

مورخہ ۲۷/۵/۵۸ کو زیر صدارت چوہدری محمد اسماعیل خالد صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ عورتوں کے لئے پردہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ بعد تلاوت قرآن مجید و نظم خاکسار نے خلافت کی اہمیت و ضرورت پر روشنی ڈالی۔
چوہدری محمد اسماعیل خالد صاحب نے خلافت اولیٰ کے قیام پر تقریر کی اور بتایا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کو جاری کرنا تھا اسلئے اس وقت خدا تعالیٰ نے حبّ کو خلافت پر متحد کر دیا۔ سلسلہ احمدیہ کی ترقی کے لئے لمبی دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار
فضل دین سیکرٹری اصلاح وارشاد
بشیر آباد اسٹیٹ سندھ

ولادت

۱۳ر مئی ۱۹۵۸ء کو میری لڑکی عزیزہ طاہرہ بانو بی اے آف جنجہ مشرقی افریقہ کو اللہ تعالیٰ نے جیسے دوسری بچی عطا فرمائی ہے احباب جماعت سے التماس ہے کہ نومولودہ کی درازی عمر و اقبال مندی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

والسلام
سید صوفی محمد عبد الرحیم لدھیانوی
دار الرحمت شرقی ربوہ

دُنیا کے عوام کیلئے غذا کا اہم مسئلہ

اب ایسے لوگوں کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ دنیا میں قحط، بھوک یا غذائیت کم ملنے کی کوئی وجہ باقی نہیں رہی۔ کم ترقی یافتہ یا زیادہ گنجان آبادی والے ملکوں میں خوراک کی قلت کا اندیشہ پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ اور نہ ہی اب گھٹیا درجہ کی ناکافی غذا پر اکتفا کرنے کی کوئی ضرورت ہے۔

عالمی غذا کے متعلق یہ نئے خیالات عوام کے لئے غذا کے ادارے واقع کیلیفورنیا کے ہیں۔ اور ادارہ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ کیلیفورنیا میں جتنی کثیر المقاصد غذا تیار کی جا سکتی ہے اس کے قدرے قلیل حصہ سے بھی لاکھوں انسانوں کا پیٹ بھرا جا سکتا ہے۔ اس ادارہ نے موجودہ ذرائع سے جنہیں اس سے پیشتر استعمال نہیں کیا گیا تھا کام لے کر گذشتہ سو سال میں سو سے زیادہ ملکوں کے بے شمار لوگوں کے لئے قحط میں امداد کے طور پر یا ناکافی خوراک میں اضافہ کرنے کے مقصد سے غذا فراہم کی ہے۔

یہ ادارہ اس وقت ایک عالمگیر بنیاد پر قائم کر رہا ہے۔ اس کا نظریہ یہ ہے کہ زرعی زمینیں رکھنے والے ہر ملک میں اسی نوعیت کے ذرائع موجود ہوتے ہیں جن سے کام نہیں لیا جاتا ہے۔ لیکن ان سے غذا حاصل کی جا سکتی ہے۔ بس فاقہ کشی اور غذائیت کی کمی کا خاتمہ کرنے کے لئے ان ذرائع سے کام لینے کے طریقوں سے واقف ہونے کی ضرورت ہے۔

اور وہ ایسی کونسی "غذا" ہے۔ جس کی اتنی بہتات ہے؟ کیلیفورنیا میں پر سویابین کا تیل نکل جانے کے بعد بچنے والی کھلی ہے دوسرے ملکوں میں مونگ پھلی بنولے یا ناریل وغیرہ کی کھلی یا لیموں کی قسم کے پھلوں کے چھلکے سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔

عوام کے لئے غذا کا ادارہ اپنی اس پیداوار کو کثیر المقاصد کا نام دیتا ہے۔ یہ چیز جس سے چکنائی کا جز نکال دیا جاتا ہے کچھ بھُری بھُری، رنگ میں زرد زرد اور مزے میں نمکین ہوتی۔ اس میں لحمی اجزاء کثیر مقدار میں پائے جاتے ہیں، جو متوازن خوراک کا ایک ضروری حصہ ہوتے ہیں اس میں وہ تمام حیاتین اور معدنی اجزاء جن کی انسان کو ضرورت ہوتی ہے شامل ہوتے ہیں۔ سوائے حیاتین ج (ڈ۔ ٹامن سی)

کے جو پکے ہوئے کھانوں میں بہت کم موجود ہوتا ہے۔ اس میں باقی اجزاء کی اتنی بہتات ہوتی ہے کہ دو آؤنس کثیر المقاصد غذا میں اتنی ہی غذائیت ہوتی ہے جتنی آدھ پاؤ گائے کے گوشت، امرُدی ایک پلیٹ، دودھ کے ایک گلاس اور آلووں پر مشتمل ایک پوری خوراک میں ہوتی ہے اس "غذا" کی تیاری پر زیادہ لاگت نہیں آتی ہے۔ اس کا آسانی کے ساتھ ذخیرہ کیا جا سکتا ہے۔ اور اسے دنیا بھر میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اس میں کوئی ایسی چیز شامل نہیں ہے۔ جس کے استعمال کی کسی نسل یا مذہب نے ممانعت کی ہو۔

چونکہ کثیر المقاصد غذا بجائے خود جسم میں نسبتاً کم حرارت پیدا کرتی ہے۔ اس لئے ادارہ نے یہ سفارش کی ہے کہ اسے دوسری مقامی غذائی اشیاء میں ملا کر پکایا جائے۔ ادارہ کے کارکنوں نے دیکھا ہے کہ یہ مختلف قسم کے کھانوں میں بخوبی مل جاتی ہے اور ان کے مزے پر بھی کوئی خراب اثر نہیں پڑتا۔ اس طرح یہ مشرق، ایشیا، شمالی اور جنوبی امریکہ اور یورپ سب جگہ کے باشندوں کے لئے یکساں طور پر قابل قبول ہے

دنیا کے مختلف علاقوں سے ادارہ کو جو مکتوبات موصول ہوئے ہیں ان میں بتایا گیا ہے کہ کم غذائیت پانیوالے لوگوں نے کثیر المقاصد غذا کو کتنے جوش کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ لیا ہے۔

گذشتہ برسوں سے عوام کے لئے غذا کا یہ ادارہ دوسرے ملکوں میں اپنی شاخیں قائم کرنے سے دلچسپی لینے لگا ہے۔ حکومتوں اور فلاح و بہبود کی انجمنوں پر زور ڈالا جا رہا ہے کہ وہ کثیر المقاصد غذا جیسی کوئی چیز تیار کرنے کیلئے اپنے ہی غیر مستعمل غذائی ذرائع کی چھان بین کریں۔ اس ادارہ کے نمائندوں نے دنیا بھر کا سفر کر کے کثیر المقاصد غذا کو مقامی کھانوں میں ملانے کے مظاہرے کئے ہیں اور کے فائدے ثابت کرنے کے لئے شفاخانوں، یتیم خانوں اور اسکولوں میں اسے کھلائے جانے کے لئے بندوبست کیا ہے۔ ان ثبوتوں کی بنا پر متعدد ملکوں نے اپنے غیر مستعمل ذرائع سے کام لیکر کثیر لحمی اجزاء کی حامل یہ کم قیمت غذا کامیابی کے ساتھ تیار کرنی شروع کر دی ہے

پاکستان میں عوام کے لئے غذا کے مرکزی ادارے واقع کیلیفورنیا کی شاخیں ۱۹۵۵ء میں کراچی اور لاہور میں قائم کی گئیں۔ کیلیفورنیا کے ادارے نے دس ہزار پونڈ کثیر المقاصد غذا کا عطیہ دیا جسے اسکولوں شفاخانوں، یتیم خانوں اور مہاجر کیمپوں میں تقسیم کیا گیا۔ کراچی کی شاخ۔ آخر طلب اور مرکزی ادارہ کے زیر اہتمام ایک بڑا غذائی تجربہ کا بندوبست کیا گیا۔ ایک یتیم خانہ کے بچوں کو ان کی معمولی خوراک کے علاوہ روزانہ دو آؤنس کثیر المقاصد غذا کھلائی گئی۔

چار ہی مہینوں میں ان بچوں کے وزن میں نمایاں اضافہ ہو گیا اور غذائیت کی کمی کی علامات کم ہوتی گئیں۔ اوسطاً ان کے وزن میں سات فیصدی اضافہ ہوا۔ ان کی جلد کی خشکی جاتی رہی۔ ہونٹوں کا پھٹنا بند ہو گیا اور زبان کی رنگت بھی ٹھیک ہو گئی

اس سلسلہ میں کراچی اور پاکستان کے دوسرے مقامات پر اور بھی تجربے کئے جا رہے ہیں۔ پاکستان میں کچھ لوگ جو اس سلسلہ میں دلچسپی رکھتے ہیں ایک کم لاگت اور زیادہ لحمی اجزاء کی حامل غذا تیار کرنے کے لئے ملک میں پیدا ہونے والی کوئی مناسب چیز دریافت کرنے کیلئے ایک تحقیقاتی پروگرام کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ اگر اس قسم کی کوئی پیداوار دریافت ہو گئی اور ملک ہی میں اسے کھانے کے قابل بنانے کا کارخانہ قائم ہو گیا تو پاکستان کے باشندوں کی غذا بھی بہتر بنائی جا سکے گی جو غذائیت کے اعتبار سے بہت ہی معمولی خوراک پر گذر اوقات کرتے ہیں اور قحط یا کسی تباہی کے موقع پر غذائیت بخش خوراک بھی فراہم کی جا سکے گی۔

۱۹۴۷ء میں کیلیفورنیا کے فنی ادارہ میں کثیر المقاصد غذا کی دریافت کوئی محض اتفاقی بات نہیں تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک آدمی کو اس بات کا یقین تھا کہ کثیر لحمی اجزاء کی حامل ایک کم لاگت والی غذا حاصل کی جا سکتی ہے اور وہ اس کی تحقیق کے اخراجات بھی برداشت کرنے پر تیار تھا

لاس اینجلیس کے ایک ریسٹوران کے مالک کلیفورڈ ایل کلنٹن زندگی بھر لوگوں کو فاقہ اور کم غذائی کا شکار ہوتے دیکھ چکے تھے۔ انہوں نے یہ صورت حال اپنے بچپن میں چین میں دیکھی جہاں ان کے والدین عیسائی مبلغین کی حیثیت سے کام کرتے تھے پھر انہیں یہ صورت پہلی جنگ عظیم کے دوران میں یورپ میں نظر آئی۔ اس کے بعد امریکہ میں کساد بازاری کے دوران میں ایک ریستوران کے مالک کی حیثیت سے انہیں اس کا تجربہ ہوا اور پھر دوسری جنگ عظیم کے دوران میں انہوں نے غذائی مشیر کی حیثیت سے اس صورت حال پر غور کیا۔ مسٹر کلنٹن نے تحقیق کرنے کے لئے ادارہ مذکور کو پانچ ہزار ڈالر کی رقم دی اور حیاتیاتی کیمیا کے ایک ماہر ڈاکٹر ہیری بورسک نے تحقیق کر کے اس کا جواب پایا۔ مسٹر کلنٹن اور ان کے ساتھیوں کے چالیس ہزار ڈالر کے ابتدائی عطیہ کے سوا عوام کے لئے غذا کے ادارہ کو حکومت یا کسی خیراتی انجمن کی جانب سے کوئی اور امدادی رقم نہیں ملی۔ اس کی اعانت صرف ان افراد اور ہمدرد انسانیت افراد کے گروہوں تک محدود رہی جو دنیا کے باشندوں کی فلاح و بہبود سے دلچسپی رکھتے ہیں

اگرچہ کثیر المقاصد غذا اور امریکہ کے علاوہ دوسرے ملکوں کی تیار کردہ اسی قسم کی غذائی اشیاء سے لاکھوں افراد کو فائدہ پہنچ چکا ہے۔ لیکن دنیا کے اسی فیصدی باشندوں کو اب بھی کم خوراک اور کم غذائیت ملتی ہے۔ ضرورت اور فراہمی کا یہ خلا پُر کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ دنیا میں ہر شخص کے لئے غذائیت موجود ہے اور اسے آسانی سے بہم پہنچایا جا سکتا ہے۔

ملیریا کے خلاف جنگ

طبی سائنس میں اب تک جو ترقیاں ہوئی ہیں ان سے یہ بات بخوبی ظاہر ہو گئی ہے کہ دنیا سے ملیریا کا خاتمہ کر دینا فنی طور پر ممکن ہے، یہ مقصد حاصل کرنے کی کوشش عالمگیر طور پر کی جا رہی ہے۔

یہ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ ملیریا کے خاتمہ کے لئے پانچ سال میں مجموعی طور پر ۵۱ کروڑ ڈالر کی ضرورت پڑے گی۔ توقع ہے کہ جو ملک ملیریا سے متاثر ہیں وہاں کی حکومتیں ۳۶ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر صرف کریں گی۔ عالمی ادارہ صحت اقوام متحدہ کے بین الاقوامی ہنگامی فنڈ برائے اطفال اور حفظان صحت کی بین امریکی انجمن مل کر چار کروڑ بیس لاکھ ڈالر صرف کریں گے۔ امریکہ کا بین الاقوامی امدادی ادارہ (آئی۔ سی۔ اے) اب تک اس کے لئے دو کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر دے چکا ہے۔ امریکہ کو امید ہے کہ وہ مجموعی رقم کا ایک تہائی حصہ دے سکے گا۔

اندازہ ہے کہ دنیا کی دو ارب ۶۵ کروڑ آبادی میں سے ایک ارب ۷ کروڑ باشندے ملیریا سے متاثرہ علاقوں میں رہتے ہیں یہ بھی اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۱۹۵۵ء میں ملیریا کے مرض میں کوئی بیس کروڑ افراد مبتلا ہوئے۔ اور کوئی دو لاکھ ہلاک ہوئے۔

دس سال قبل ملیریا کے ماہروں نے صرف اس امید کا اظہار کیا تھا کہ دنیا کے وسیع علاقوں میں ملیریا پر قابو پا لیا جائے گا۔ لیکن اب وہ مستقبل قریب میں ملیریا کی مکمل بیخ کنی کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ یہ خیال ان حیرت انگیز نتائج کی بنا پر پیدا ہوا جو ملیریا سے زیادہ متاثرہ علاقوں میں پورے مکانوں پر دوا چھڑکنے کی مہموں کے بعد نکلے تھے۔

وادی ستلج کی نہروں کیلئے پانی مہیا کرنیکا عارضی انتظام

راوی اور چناب سے نکلنے والی نہروں کا پانی منتقل کرنے کا حکم

لاہور ۹ جون ۔ بھارت نے مغربی پاکستان کی جن نہروں کا پانی بند کیا ہے۔ صوبائی محکمہ آب پاشی انہیں عارضی طور پر پانی مہیا کرنے کا انتظام کر رہا ہے۔ اس کے تحت جن علاقوں کا پانی بند ہوا ہے انہیں کوئی دوسرا انتظام ہونے تک دوسرے علاقوں کی نہروں سے حصے کا پانی دیا جائے گا۔

ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق بھارتی اقدام سے متاثرہ علاقوں میں پینے کے پانی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے محکمہ آب پاشی کے حکام نے آج دوآبہ باری دوآب نہر کا کچھ پانی ستلج ویلی کی خشک نہروں کی طرف منتقل کرنے کا حکم دیا ہے۔ دریں اثنا اپر چناب اور لوئر چناب نہر کا پانی بھی وادی ستلج کی نہروں میں ڈالا جائے گا۔ یہ دونوں نہریں اس وقت لائلپور اور گوجرانوالہ کو سیراب کرتی ہیں۔

بھارت کا اعتراف

دریں اثنا دہلی کے سرکاری ذرائع نے یہ اعتراف کیا ہے کہ بھارت نے اپنی ضروریات کے لئے دریائے بیاس سے اپنے حصہ سے زیادہ پانی حاصل کیا ہے جس کا نتیجہ پاکستانی نہروں کے لئے پاکستانی نہروں کے لئے پانی کی سپلائی کی کمی کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔ ان ذرائع نے بتایا ہے کہ بھارت نے دریائے بیاس سے اپنے تاریخی حصہ کے پانی کے علاوہ زائد پانی بھی لیا ہے اور اسے عالمی بنک کے پیش کردہ ہم سوں اور ۱۹۵۶ء کے فصل خریف کے عبوری سمجھوتے کے تحت زائد پانی لینے کا حق حاصل ہے۔ ان حکام نے دعویٰ کیا ہے کہ اس سمجھوتے میں یہ کہا گیا ہے کہ بھارت مشرقی دریاؤں سے اس قدر زائد پانی لے سکتا ہے جس کی کمی پاکستان اپنی لنک کنالس کے ذریعے پوری کر سکے۔ بھارتی حکام نے مزید کہا کہ ۱۹۵۵ء میں پاکستان لنک کنالس کے ذریعہ پانی کی زیادہ کمی پوری نہیں کر سکتا تھا کیونکہ ان دنوں سیلاب کی وجہ سے کافی نقصان پہنچا تھا۔ لیکن اب چونکہ نہروں کی مرمت ہو چکی ہے اس لئے یقیناً پاکستان کی صلاحیت میں بھی اضافہ ہو جانا چاہیئے۔

بھارتی حکام نے اس موقف کا بھی اعادہ کیا کہ پاکستانی نہروں کو پانی کی سپلائی میں کمی کی ایک وجہ یہ ہے کہ مشرقی دریاؤں میں دس مئی کے بعد سے پانی کی سطح کافی گر گئی ہے۔ ان حکام نے کہا کہ اس تاریخ کے بعد سے پاکستانی حکام اور انجینئروں کو صورت حال سے پوری طرح باخبر رکھا گیا ہے اور انہیں بتایا جاتا رہا ہے کہ آئندہ کس قدر پانی مل سکے گا۔

بھارتی حکام نے اس موقف پر اصرار کیا کہ اب پاکستان اس پوزیشن میں ہے کہ بھارت نے پانی کی مقدار میں جو کمی کی ہے۔ اسے لنک کنالس کے ذریعہ چناب کے پانی سے پورا کیا جا سکتا ہے۔

تہران میں پاکستانی زائرین کیلئے مسافر خانہ

تہران ۹ جون۔ مقدس مقامات کی زیارت کی غرض سے ایران جانے والے پاکستانیوں کے لئے کل تہران میں ایک مسافر خانہ کا افتتاح کیا گیا۔ یہ مسافر خانہ تہران میں مقیم پاکستانیوں نے تعمیر کیا ہے۔

پاکستانی سفیر میجر جنرل رضا نے مسافر خانے کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ اس سے ایک بڑی ضرورت پوری ہو جائے گی۔ جو عرصے سے محسوس کی جا رہی تھی۔ آپ نے مزید کہا کہ اس مسافر خانے سے پاکستانی زائرین کو قیام و طعام کی بڑی سہولتیں میسر آئیں گی۔

گاما اور بھولو سمندر میں اتار دیئے گئے

روم ۹ جون۔ پاکستانی سفیر متعینہ اٹلی کی اہلیہ مسز دہلوی نے کل دو چھوٹے جہازوں کو سمندر میں اتارنے کی رسم ادا کی۔ یہ جہاز امریکہ کے بیرونی امداد کے پروگرام کے تحت پاکستان کو ملے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کا وزن بچانوے ٹن ہے ان جہازوں کے نام پاکستان کے دو مشہور پہلوانوں کے نام پر "گاما" اور "بھولو" رکھے گئے ہیں۔

شام میں تربیت یافتہ باغی لبنان جاتے ہوئے پکڑے گئے

اقوام متحدہ کے مبصرین کو لبنان میں بیرونی مداخلت کا ثبوت مل گیا

بیروت ۹ جون۔ اقوام متحدہ کے جو فوجی مبصرین فلسطینی علاقوں میں متعین ہیں انہیں اس امر کی شہادت مل گئی ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ کی طرف سے لبنان کے اندرونی معاملات میں باقاعدہ دخل دیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں کل متعدد ایسے شامی اشخاص گرفتار کر لئے گئے جنہیں شام میں باقاعدہ فوجی تربیت دلانے کے بعد اسلحہ دے کر لبنان میں بغاوت پھیلانے کے لئے بھیجا گیا تھا

ایجنسی فرانس کی اطلاع کے مطابق کل صبح اسرائیلی فوجی دستوں نے چودہ شامی باشندوں کو لبنان میں داخل ہونے کے لئے اسرائیلی علاقہ سے گزرتے ہوئے گرفتار کر لیا۔ یہ باغی شام سے تربیت حاصل کرنے کے بعد لبنان کے علاقہ میں داخل ہو رہے تھے۔ فلسطین میں موجودہ اقوام متحدہ کے فوجی مبصرین نے اس واقعہ کے بعد کہا ہے کہ ان اشخاص کی گرفتاری اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ لبنان کے معاملات میں براہ راست مداخلت کر رہی ہے۔

لبنان کے گرفتار شدہ باغیوں نے تحقیقات کے دوران میں بتایا کہ ایک مقامی باغی لیڈر حسن اللہ نے انہیں تربیت کے لئے شام بھیجا تھا۔ مسٹر حسن اللہ لبنانی پارلیمنٹ کے سابق سپیکر ہیں اور انہوں نے شام کے شہر نبیاس میں دو ہفتے باقاعدہ فوجی تربیت حاصل کی ہے۔ ان باغیوں نے مزید بتایا کہ تربیت کے اختتام پر انہیں لبنانی حکومت کے خلاف باغیانہ سرگرمیوں میں حصہ لینا تھا۔ اقوام متحدہ کے مبصرین نے مزید بتایا کہ باغی دستے اور اسرائیلی گشتی دستے کے درمیان اس وقت مڈبھیڑ ہو گئی جب وہ اسرائیلی علاقہ سے گزر رہا تھا۔ اس تصادم میں ایک باغی ہلاک ہو گیا۔

اسرائیلی فوجی ترجمان نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ اسرائیلی فوجوں نے ایک مسلح دستے پر فائرنگ کر کے ایک شامی باشندے کو ہلاک کر دیا اور تیرہ کو گرفتار کر لیا۔ یہ مسلح دستہ شام کی سرحد سے گزر کر لبنان میں داخل ہو رہا تھا۔

خان فرید خان قتل کر دیئے گئے

پشاور ۹ جون۔ مغربی پاکستان اسمبلی کے مسلم لیگی رکن اور سابق صوبہ سرحد کے ایک وزیر خان محمد فرید خان کو کل سہ پہر کسی نامعلوم شخص نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

خان محمد فرید خان پر ان کے آبائی گاؤں بیر کے قریب گولی چلائی گئی (بیر ہری پور ضلع ہزارہ سے پچیس میل دور واقع ہے۔) وہ اس وقت گھوڑے پر سوار تھے۔ مقامی باشندوں نے انہیں شدید مجروح حالت میں ہری پور کے ہسپتال پہنچایا۔ جہاں وہ جانبر نہ ہو سکے۔ قاتل کو شناخت نہ کیا جا سکا۔ اور وہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔

عراقی مجتہدوں کی طرف سے کشمیر میں استصواب کی حمایت

کربلا ۹ جون۔ کربلائے معلّٰی کے تمام مجتہدوں نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ کے نام ایک تار میں بھارت کے خلاف کشمیری عوام کی جدوجہد آزادی کی حمایت کی ہے اور اقوام متحدہ پر زور دیا ہے کہ وہ انصاف مساوات اور انسانی حقوق کے اصولوں کی سربلندی کی خاطر ریاست میں آزاد اور منصفانہ رائے شماری کے متعلق اپنی قرارداد کو عملی جامہ پہنائے۔

اعلان معافی

میر انوار الدین صاحب راولپنڈی کو مقامی جماعت کی رپورٹ پر تحقیقات کے بعد نظام جماعت سے علیحدگی کی سزا دی گئی تھی۔ اب انہوں نے جماعت راولپنڈی سے معافی مانگ لی ہے اور یقین دلایا ہے کہ وہ آئندہ اپنی روش کو ٹھیک رکھیں گے لہذا بذریعہ اعلان ہذا ان کو معاف کیا جاتا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

(ناظر امور عامہ)